مرقومہ قیمت کچھ زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ (رفاقی)

تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات — مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔ صفحات ۱۴۴
قیمت ۱۸ روپے۔ ناشر مجلس نشریات اسلام ناظم آباد ۱ کراچی ۱۸

زیر تبصرہ کتاب عالم اسلام کے نامور مفکر اور ممتاز سکالر سید ابوالحسن علی ندوی کی تصنیف ہے مصنف کا نام ہی کتاب کے لئے سند ثقاہت ہے۔ اس موضوع پر مولانا کی وقیع کتاب انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر جس کا ترجمہ دنیا کی ممتاز زبانوں میں ہوا ہے اور انتہائی قلیل مدت میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اس کتاب کی جتنی پذیرائی عرب وعجم میں ہوئی کسی اور کتاب کی اتنی پذیرائی بایدو شاید۔ تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات بھی اسی موضوع کے ساتھ ملتی جلتی مولانا کی تازہ تصنیف ہے۔ درحقیقت یہ کتاب الاسلام اثرہ فی الحضارۃ و فضلہ علی الانسانیہ کا اردو ترجمہ ہے لیکن ایسا رواں سلیس اور شستہ ترجمہ کہ قاری کو کسی بھی جگہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ اصل ہے یا اردو ترجمہ۔ کتاب کے بارے میں مترجم مولانا شمس تبریز خان کا تجزیہ انتہائی فکر انگیز ہے کہ اس میں بڑے واضح اور متعین انداز سے انسانی تہذیب و تمدن پر اسلام کے ناقابل فراموش احسانات اور دور رس و دیرپا نقوش و اثرات سے پوری علمی و تاریخی دیانت فکری و تحقیقی متانت اور ایمانی فراست و حکمت کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔

کتاب کے موضوع کی آفاقیت اور واقعیت پر تبصرہ کے لئے خود مصنف کے یہ الفاظ حرف آخر ہیں۔

"اسلام اور تہذیب و تمدن ایک زندہ اور واقعاتی موضوع ہے جس کا تعلق بعثت محمدی اور اسلامی پیغام اور تعلیمات ہی سے نہیں بلکہ زندگی کے حقائق انسانیت کے حال و مستقبل اور تہذیب و تمدن کی تعمیر و رہنمائی میں امت مسلمہ کے تاریخی کردار سے بھی ہے۔ یہ اہم موضوع اصلاً انفرادی کوشش کے بجائے کسی اجتماعی و مجلسی محنت کا طالب ہے۔ کیونکہ یہ موضوع اپنے مباحث کی وسعت کے لحاظ سے عالمی و انسانی رنگ کا حامل ہے اور اپنے اندر گہرائی و گیرائی اور بڑے وسیع اعماق و آفاق رکھتا ہے۔ اس کی زمانی مدت پہلی اسلامی صدی سے لے کر موجودہ صدی تک اور اس کی مکانی مسافت دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کی معنوی وسعت عقائد سے اعمال و اخلاق تک اور انفرادی و اجتماعی زندگی سے سیاست و قانون اور بین الاقوامی تعلقات تک اور فکری علمی و اخلاقی اصلاحات و ترقیات سے لے کر فن تعمیر شعر و ادب اور ذوق لطیف تک محیط و بسیط ہے۔

اس وسیع و عریض اور طویل الذیل موضوع کے لئے مولانا ندوی کا انتخاب واقعی نیک فال ہے اور ہمیں توقع ہے کہ مولانا کی دوسری وقیع تصانیف کی طرح اس کتاب کا بھی اہل فکر و نظر اور ارباب علم و دانش